# ادبیات

## غزل

(از جناب شفیق صدیقی جونپوری)

چل دینے کا الزام نہ نکہت ہی کے سر ہو / کچھ بے رخئ اہلِ چمن پر بھی نظر ہو
رنگِ دلِ صد چاک کسی نے بھی نہ پایا / پھولوں کا گریباں ہو کہ دامانِ سحر ہو
بننا ہے سبک گام تو بادِ سحری بن / سو بار گذر جائے کسی کو نہ خبر ہو
محدود ہے گلزار ہی تک پھول کی دنیا / تو پھول کی خوشبو ہے تو سرگرمِ سفر ہو
کھنچنے کا محل اور ہے جھکنے کا محل اور / تلوار کبھی ہو کبھی شاخِ گلِ تر ہو
کتنا ہی تلاطم ہو پر اپنی ہی جگہ ہے / اے موج کبھی جانبِ ساحل بھی نظر ہو
تدبیرِ تحفظ مرے ملاح سے پوچھو / دریا سے گذر جائے کبھی دامن بھی نہ تر ہو
کچھ درد کا درماں بھی تو درکار ہے ظالم / تا چند زمانہ ہدفِ نیشترِ نظر ہو
کس طرح سمٹ آئیں زمانہ کی بہاریں / اے پھول ذرا تنگیِ داماں پہ نظر ہو
جینا بھی تری فتح ہے مرنا بھی تری فتح / اپنا ہی بھروسا ہے تو بے خوف و خطر ہو
تہذیب اسے کہتے ہیں کہ دشمن کو دعا دے / ہر چند کہ پیشانی و سر خون سے تر ہو

عظمت کا طلبگار ہے انساں تو شفیق اب
اخلاقِ رسولِ عربیؐ پیش نظر ہو